

اس شام کو ہم نے خلی بھی دیکھ دیا۔ لختے تھے پیچ پاب اپنے کرے
تھے۔ پیکے ہذا کارہ والی جملی اس کی آنونگ اور ہڈاں۔ جب ہم
نے اٹھا کر کھانا کھانے لیا۔ کھانے سے خلی بھی کر جھوڑنے دھوڑنے اٹھا کر
بیری ۵۰۰۰ گرم کرنے کے لیے کھبے سے نکلی بھیں۔ دیکھ کر وہ ملکانی اور ہڈیو
کیا۔ ہم نے بھی ملکانی کو ہڈیو سے جواب دیا۔ باقی مذہب کو کسے اس سے
پوچھا اس بھی سکا کہ ہڈیو سے جواب دیا۔ اس بھی پہنچے سے
بھر ہے۔ وہ جو ہے پر دو ۵۰۰ گرم کردی تھی کہ ہم پر قوت حکم رکھتے کہ
میں پہنچتا ہے۔ کافی دیکے بعد پہنچے۔ اتنی مسڑالیں سے نہاتے دھوٹے اور
کھا کھانے کا آغازیں تھے۔ پھر جب بھتے کا محل سے منہ نجع
پہنچا تو ہم سخنواری دیج کے لیے اٹھا کر نیچے ہٹے گئے۔ شام والی بات کو ہڈیو سی
تھے۔ دیکھا پائیں اتنی کرتے ہے۔ دیجت آتے تقدم کی ایساں گلی پر سخنواری سی
تلخاد ہوئی۔ مہرا خیں مدارج کر دیا۔ لختو دیگی اور ازیں ہوتی رہی۔ تالی
کی پلاسی بھی ہٹلی اور کچھ بکھاؤ کے باہم بھی ہوتیں، مگر مدد کی ہی رہی۔ جیسے
لھر والوں کے دھیان بات کے وقت ہوتی ہے۔ مسٹنے ایک ایک
کر کے اپنے پیچے والوں کو ذکر کر لئی۔ اسی نے اپنے کا، کسی منہج کی پہنچ
کا ہٹکپ کی اور ازیں میں تسلی تھی، کسی سچرا بہت کو اثر نہ تھا۔ وہ اتوہنگی
بات ہماہے درجت احمد اس ایک مترول کے مطابق تھی۔ اس بات ہمیں
اس بات کی خاصی پریوجی نہ ملی۔ میر سچا ہواں تو خیال آئی۔ کہ اس
دل سے چار سے لھر کا دستور پہلی گیا۔ چار سے تقدم اس سر زمین پر چکد
گئے۔ یہ کہنا لاط ہے کہ ہم اپنے دل کی دھوکوں کو صلحانگ کرنے جو دل
پہنچا۔ اسے چل کر دھرے۔ طف کو ہاتے ہیں وہ بھی سچ سوچ میں اپنے
دل کو ازیں پہنچانے۔ حقیقت کی فتوحوں کی ہو جاتی ہے۔ مگر ہواں تک
جان سلامت دیتی ہے زمین پر راست کھولنے کے لیے نئی نئی کسیں

پہلی پھل جاتی تھیں ماسن سے ایک بُنگی دسم جو کسے دستوریں چاہیں
بہل طریقہ ہوتی۔ سبک لی ہیں مال کو اٹھاتے کی دسم
بے خوبی ساختہ کی انتہا کے لئے پہلے یک ریب انتہا پسے اس
کو نہاد دیجیں اس سر دفتہ پر جو بُنگی میتھے کے بعد صیری ایکہ منزہ میں
اگر تین چھوٹی میں اس کے ورتوں مبتلا تھا کہیں و مجھ کروں لے ٹھاپک
کرنے کیس بنا نہ گئے؟ یہ کچھ دلکش ہے، ہے اس بنا نہ گئے۔
تو پڑھ۔ صیری نے کہا: اگرچہ پتھر میں؟

میں اسراحت قب اپنے پتھرے کے سارے جانچے۔ صیری
ویسے یہم ہاڑا کہا پہنچے۔ اب تک ہمارا فریاد اسی کو طریقہ یک ریب میں ہوتا۔
کافی ہے پتھرے اور چھوٹے کی چیزیں، اخواہ اس امر کو کر کی ہیں، لخت ہتے۔
پھر ان کے پتھر کا کیے اور، غیوال میں بھر کر لھر دیں، گئے۔ اس
اں ہم صیری کے ساتھ گئے تو پتھر و دلکش، کافی ہیں داخل ہوئے۔
دمال پر اس نے کئی چیزوں کو اخواہ کر دیا جو اس کے بھادریاں
کیے اور اپسیں ہاپس رکھ دیا۔ بھر دیا، دپنی اور سی دس چھوٹی کوئی کوتھر دھمل
دکان ہے اور باہر نکل آئی۔ یہم بھی اس کے پتھرے ہے ہے آتے۔ انکلاد
اٹھیں کھل کر اسیں دلکش کا، لگنہ سے کہہ دیوں۔ اسی، کافی ہیں صیری کا
نے، دلکش یہی فریادیں، باہر کیں کے بجاہ دلکش کا اسیں ہاپس کو
دیا، جب کہ اس کافی سے نکلے تو چارے تیکے غافلی، کچھ کو صیری نے
دریافت کیا کہ یہ نہ اپنے سوہا اپس فریدا، باقاب نے ایک بھنی دکان
کی بجائی اثاثہ کر لے کیا کہ دمائل سے فریدیں گے۔

.....، کچھ توڑا جھلک ہے، صیری کی بلوں میں سے ستر چھوٹیں تو اس
دکان سے ملتی ہیں۔ یہاں سے کیوں کیس فریدیں گے؟
ہم دوبارہ اسی دکان میں داخل ہوتے۔ صیری ہمکی فہرست کو

ویکھو اس سبقتی چیز کے چالائی لوگوں کی میں ڈالنی رہی۔ جب ہم اس کا ان
سے نکلے تو ہمارا آدم حاسوس ہوا تیر پیدا چاہکا رہتا۔ میری دکان میں میری کی کہ
دکاندار محنت سے جیسا ہوا چھلیا۔ میری نے کچھ چیزوں کے بھادو دیکھ کر کی
کہ دوسری دکان میں کچھ کم قیمت پڑیں، یہی تھیں۔ دکان دلخواست
بڑا چھپی رکھنے ملکی سبقتی چیزوں کی کوئی ایسی سبقتی ہوتی ہے۔ جب میری^۱
نے کہا کہ نہیں، چیزوں کی کچھ کی تین ہوئی ہیں، تو وہ ہمیں بتا کر
ہے، سہرا سی دکان پر چل جاؤ۔ میری منہ میں بڑا بڑا تی ہوئی باہر کی طرف
پڑ دی۔

دکان دلخواست بھی پڑ ہے اتنے تھی۔ ”ہمیں تم مجھے تیر پیدا دل کی
درست خریں：“

میری نے یہ اسٹ کی۔ دلخواست سے پاش کر کر اپنی دیوار پر
سب ہم بھیجے ہیں۔ تم اپنی ناہب ہو تو اُنھر میخو، یا دکان کیس اور ملے
جاوے۔ یہ کرو، دکان سے باہر نکل آئی۔ ہم دل میں درست چھراتے ہوئے
تھے۔ لگر ساتھ ساتھ ایک تسلی بھی تھی، اور دلوٹی بھی تھیں میری تھیں
ایک باریب مالت تھی۔ چھپی دکان والانہ دھماکہ میری کا دافت تھا اس س
دکان میں میری نے اتنی چیزیں پڑ چکیں۔ ہم نے بھی اس کے ساتھ ساتھ
چل کر پہاڑوں پر کیا۔ یہ پہلا نوچ ستار کہہ نے سووے کو اسٹا اس
بے طلب ہوئی قیمتیں کر پڑا، حمارے ہاتھ ملکی۔ جب پہنچے، ہم نے اس نوچ کیا
تو میری لئی مت ٹک کیا۔ ہم کھوکھی اور حراز و حرگی باقی کر لئی دیگی۔ ہمیں
کرتے کرتے اس نے دکان دل سے چار اسارت بھی کرایا۔ یہ میرے
ملکی۔ یہی میری نے کہا۔ دکان دل سے۔ ”ملکم جنگلیں“ کی کوچہ جواب
دا جب ہم دکان سے باہر نکلے تو پونہا بالکلی شرمند ہو چکی تھی ماس

لکھیں جو وفات باندوں اپنے کی پوچلی رہی تھی۔ ہم دکان کے دعاویز سے
میں کھڑے کاس کے رکنے کا اختیار کرتے ہے۔ جب ہماری دلی نو
ہم دلپس، دل دلپس سے۔ دلپس پر میری لے اک رک کر دلاؤں کی خوبیں
گیٹھجتے ہیں کہ دیکھا سڑو ج آ رہا ہے۔ ہم نے اپنا خردباری کا وفات
اس طرح بھی نہیں کیا، اخلاق ملکاں دلتے دلہوٹی سے ہم میری کے
ساتھ پہنچتا ہے۔ بازار طریقہ دل سے بھرا ہوا آتا۔ اتنے میں ہم سے
ایک پالس کے پہنچی کو دیکھا۔ دلکش کر جا چکا ساتھ سے چلا، راتھا۔
میں نے ٹائب کی طرف دیکھی۔ اس نے بھی سہاری کو دیکھ دیا۔ پہلے
ہم سے ہل میں فیصلہ اکہ ہزار کم پادر کے دلسری طرف پہنچ جائیں۔
میرے سری کا دل پھر اتر کیسے ہاتے۔ میرے کی ایک کھڑکی کے انٹے کھوسی
خود فیک کے پیزے دریکھ رہی تھی۔ کھسپاہی کی طرف سے من پھر کر کھڑے
ہو گئے۔ اتنے میں میری کھل جانے کی۔ ٹائب نہ ساتھ کر کے چکنے سے سوا
کوئی چارہ نہ تھا۔ جب سہاری قریباً یادو، دلگل میری کا دل افسونہ میری
لے دیکھ کر کے بلا یا اور کھڑی ہو گئی۔ ایک دوست بیگ و مہماہی
سے بھیکی کر لی۔ کیم بھی پارہ ناچار پاس کھڑے اور ہمراہ ہر دلختنے
و سبھ۔ پھر پہنچے میری نے ہنس کر اس سے خدا غافل ہم کیلئے دلاؤں کی
یک حادثہ بہت از فیکی ہے۔ ہر دلت پھول ہم فی خاق کی باقی کب
کرتے ہیں جی کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ سہاری نے بھی مسلمان میری کا چورا
کیا۔ جانتے ہاں تھے ۱۸۹۷ء

یہ تواریخ یہیے مرد فرینڈیں۔ تھلا بیگ بھی نہیں رکھا سکتے۔
میری نے ہنس کر ہزار کی طرف دیکھا اور چل پڑا۔ خوشی کی ڈور
ہاتھ کے بعد ٹائب نے احمد کر کے میری کا چورا اس کے انھے
لے لیا۔ آہستا آہستہ چلنے اور بائیں کرتے ہوئے ہم کھروپس آئے۔

جب ہم نے گھر کا دیدار کیا تو اس کا خود قدم، کھاتوں پر تیس لکھ سو چڑھا کر
ہم رہ چکتے اس جگہ پر، ایک بیکھرے ہیں۔ اس میں گھر کے باکھیں۔
ایک دوستتے کے بعد میری بھتے غسل مل گئی۔ ہم ایک سانچہ کھانا
پکاتے اور باندہ جاتے تھے۔ بیرونی بھی بھی چاہے کرے میں بھی آجائیں۔
گھری گھری درج عکس اتھیں رہتی۔ ہمیں تھی۔ تاب سے اس کی خوبیتی تھی
ٹاف کام سے واپس آنے کے بعد زیارت و ترویج میں سے واپس کرنا رہتا
ہوا۔ بھی بھی میری اس رہائشی میں ۱۴ میں ہے ہزار کھنچی بھی رہتا تھا۔ جس اور
خداوند میر کی کے گھرے میں خیس جاتے تھے، مگر تاب چلا جایا کرتا تھا۔
تاب نے میری خانہ اور میر کی نے مخدوس کو رہا نت وہی کہ وہ میر کی
اور حسین شاہ کے گھرے ہیں۔ ملکا تھے۔ بھی بھی خانہ کے گھرے میں
بیٹھا میر کی سے باتیں کرنا، اور ہوتا کہ حسین شاہ کام سے واپس آ جائے بھیں۔ ملک
شاہ کے اُنے جانے کا جو اخراج ملتا تھا۔ حسین شاہ اپنے فرمائیں سے
کہ دن کی مشتعلیت سلسلہ تھی۔ وہ دن کو کام کرنا۔ وہ دن کو اکابری شمع
و پھٹا نکال پہنچے ایک دوستتے کے بعد حسین شاہ نے دوبارہ خانہ اور گھر کی شمع
کر دی تھی۔ فرق صرف دن تھا۔ تاکہ اس کے دو حصے میں ہڈا کے ساتھ
دل کی تھا۔ خانہ میں اس پر جیلوں جوا کرتی تھی۔ بھی بھی تاب کے ساتھ
جا تے تھے۔ میر کی اس پر جیلوں جوا کرتی تھی۔ دو حصے میں شاہ کی بہت عزت
کرتی تھی۔ اس کے ساتھ کچھ ذوق تھا۔ میر کی کبھی بیکب بھائی تھی۔
کچھ میر کی کبھی بیانی اور کچھ خانہ کی زبانی مسلم

جو تھی۔

وہ خیوکا اسکی رہتے والی تھی۔ اس عکس کے شماں ملے تھے میں
ایک شہر تھے۔ اس کے مالاں باپ شہر کے قریب ایک لاٹو میں رہتے تھے۔

اس کا باب پر ناٹھلی سخا اور شراب لی کر اپنی ریوی کو ملایا ہے تا
کہ خدا ایک دوز وہ شراب خانے سے اگر کسی بات ہے اپنی ریوی کی کوئی
رمانا ناگزیر ہے میں ملے باہمی خانے سے ہبھر کی اسکا کریں میں اس کا سبب
ہے۔ وہ دوسری ترتب کو مرکزو۔ پرس طالے میں کلکس کو پڑو کر دے گئے ہیں
اس وقت دس گلہرہ برس کی عقیلی میں اس کا بھائی سخا جو میری سے
ایک سال بڑا سخا دان دو قلچ کو سوچل لئے ہے اسکا پتے ساختے
گئے اور ان کی تکمیل اسٹاٹ کرنے لئے ہمیں گلی مال پر مقدمہ چلا اور اسے
پندرہ سال کی قیہہ باختت جو گئی۔ میری مسکن طور پر سوچل لئے گئے اے زیر
سایہ ان کے ایک اولاد سے کے اندر چوڑی دو قلچ پانے گئی۔ اس کا بھائی میرے
اولاد سے ہیں سخا مگر وہ قلچ کی خلافات ہوتی ہیں۔ سخا گلی کی سال ایک میری
دشیں ہے پرانی اور سکول دلیرہ بھائی دیگی۔ جب وہ سترہ سال کی ہے تو ای
میں سے بھاٹ کھل۔ اس قدر کے بعد وہ دلگ ائے زبردست اپنے پیش
شیش رکھ سکتے ہیں۔ ایک دو سال بگ وہ نیجہ کا سل میں چھوٹا مونہا کام
کرنی اور ایک گردے میں دستی ہی۔ ہبھرہ دھڑوں کے مانند چڑھ گئی۔ ملکیں
گئنڈلیں بھی ٹیکے ہوئے۔ وہ لوگ لفڑیوں کی طرح ہمہ نے رہتے ہیں۔
جب ان کے ہاس پہیے نہیں ہو جاتے میں تو سوچل لئے میں جاگرہ مسکن کا رہتے
ہیں اور نشانہ کی بہت پہیے لئے ہیں۔ بھی کچھ ان میں سے کوئی دوچار
وہ لڑاکوں کی نگاہ نہیں۔ اور پہیے اپس میں بات لیتے ہیں، وہ مالوں
پر پاٹ کا لگتے گزد اچھاتے ہیں، وہ افیم جو اس دلیرہ پہیے اور پہنچ میں
میری مالوں پوچھل کے ایک نو لے میں شامل ہو کر سارے ٹکے میں لٹھنے پہنچی
اسی باتا میں اسے خرچ لی کر اس کی مل نیک چینی کی بنایہ اور گھنی مدت پورہ کی
کرنے کے بعد وہ اپنکو گھوکنی ہے۔ میری اپنیوں کے لئے کوچھ دلار اپنے
شہر دلرس میں آتی۔ اس کا بھائی لا پتا پہچلا سخا۔ جوہ سہیں بگ مال

بیٹی کو اپنلے کے ایک مکان میں رہتی ہیں۔ گمراہ س اگلے دن نے مژوب
وہیں طریقہ کرو دی تھی۔ لٹکے میں اکروڑا ہے یہیں کھج کر لے۔
اس کو کہا تھا پہنچنے، تو باہم اس نے میری کے بات کی بڑی سے لی
تھی۔ آخر تک اگر ایک دن میری سے طرح پھوڑ دیا۔ اسکے دو سال بیک
بیہڑے کے شہر میں ہے کہا جاتا۔ اس نے ایک آرٹس آفی کی نسبت جو کام
کر لی۔ تھوڑے عرصے کے بعد میری سے اس نے اپنی کے ساتھ اس کی
حصت جو کہ وہاں طریقہ کرو دیا۔ فوجی حوالہ اسی طرح لوزی کیا۔ اس نے
لے جو کی بیکے پہنچے مدد و نفع۔ اس نے میری کو اپنے کے کمرے
میں رکھا جو اتنا۔ اسکے دن اس نوی کی جو کی اکواس بات کی طرح گئی
وہ سول تکوں کی آرٹسٹش حصت تھی۔ وہ نہایت جوئی میری سکریٹری
ہیں۔ اس پر اس نے بھی کو روپوچا اور ماردا رکھنے والا کرو کر دیا۔ حالی دن
درستی دے گئی کہ اگر اس نے وہ بارہ میری کو اس شہر میں دیکھا تو میری
سے اس کا کام اپنے گئی۔ میری خوفزدہ ہو چکر دیا۔ اس سے جو بھائی تو
بڑھنے اگر رکھی۔ بیباں پر اس کے کوئی چرانے ہاتھ دے دے ہے۔ تھے
وہ پہنچتے ان کے اس بھائی کی۔ سہر بیکے جاری کے ساتھ اس کی
وہ نیت ہو گئی۔ وہ بیباں کو اپنے والد کا کوئی نہ تھا اس سے پہنچنے کا رجی
ہے لیکن ایم جرس، وہ قبضاتوں کا دعو اکرتے ہیں۔ بیباں جادیج ہاتھ سے چیزے
لے لیں ایک دوسرے ہلاتے ہیں۔ اسکے کہتا ہے کہا اور اپنے ٹھانے کو
ناہجاہٹھ کھلا۔ اس نے میری کو بہت محنت قاوم سے ہلکی جوت
پا کر دکھانا۔ اس نے اسی میری کے پیچے ہر وقت کا دہ جو اکرتی تھی اس کو
کھر کی بالکل تھی۔ تیس سال تک۔ اسی طرح بیکے جاری کے ساتھ اس کی
رہی۔ مگر ان کا سوں میں جہاں پہسا ہوتا ہے وہاں خطرہ لگدی جو ہوتا ہے۔

ہے۔ میری کی بد نظری کی ایک دن بیکے جاری چکیاں مس کے ڈھنڈ لے گئی
کر دیا۔ یہ قتل مال بیک مس پر ادا کیا، وہ کہنے لگی مس کی خرابی تھی اور
خوبی تھی۔ جیکے باد، جو کہ ایک چھٹا بھائی تھا، اس نے اپنے بھائی کا کوہاں
سنبھال لیا۔ مگر وہ جاری کی طرح میری کی دعویٰ تھی: دعویٰ اس میں اتنی
چاہی تھی کہ اس کی بھائی کو اس کے ڈھنڈے سے بچا دیا جائے۔ لہو میری اس
کوہرے کے بعد اس سے میری سے کہنا شروع کر دیا۔ اور اس
کوہرے پہنچا ہیں تھیں ہے تو اسے پیشے کوہ وہنا کرنا پڑے۔ لہو میری اس
بات سے انکار کرتی تھی۔ میں اس فرمادیا: دل ان دلکھت سنی اور ایک روز بیوی
بھوکر دیاں سے نکلی تھی۔ یہ میری کی زبانی ہم نے کتابخانہ کا چاہئے اس
کی وجہ پر جلی ہے اسی مگر وہ پہنچ دیکھیں کرے گی۔ اس کوہرے کے نکتے
چند دن بعد ہی ایک بیکے میں اس کی سینی شاہ سے ملاقات ہو گئی اور
وہ بہت سے گھر بھی آئی۔

اس صاحب سے میری کی مگر کوئی جویں حساس مسائل بخیل تھی۔ مگر
دیکھنے میں وہ اپنی بیس سے زیادہ کی خوبی تھی۔ سو ہیں تو اس کا کہت
ہے اتنا جنت کوہرا ادا کیا، مگر میری کے وہ بھائی کو کہا تھا کہ اس کی دلخانہ نہ دلخانہ تھا۔ اس
کے پھرست پر ایک کم سنی مدت تھی، جیسے ہے دیگر حملے سے تکلیف
آئی جو ہم اسے دیکھ دیکھ کر جیوت کرتے تھے لہو اسی مدت کی دلکشی ہے
مگر ہمروں تھیں مگر کھو گئی ہے۔ اس کے تھوڑے پہلواد، جیھرے پڑھلات
دیکھنی تھی۔ ایک بار باتاب نے تقریباً اس کا دلکش کر دیا تو ہنس کر جوں کوئی تم
مرد میں کاکیا چلتے۔ تھوڑا سا دلکش دوسرے کر دیجتا جاتے ہو۔ جو تھیں تھیں
کی خادی جوں تھیں؟ دیکھنے میں اس کے دلکشی میں نہ تھا۔ اس کا شرک
کیا تھا؟ پھر اس۔ میرت ایک حملہ پر کا عیب تھا، ہمروں تھے حملہ
بھوٹنگ، سیکی تھی۔ مگر اس ملک میں بہتری میں عیب بھرے ہوئے

ہیں، والی سطح پر چینا کوئی بھروسی میں جب خدا شریس جو تاریخ میں شاہ کی ولادت سے عزت اُرتی تھی، اس کی نعمت اُر نہیں بھروسی نے کوئی لکھریں خدا کی۔ جیسے ہی وہ بہت الی خراپی سے جنم دست ہوئی اس سے ہمارا کوئی پاکانا سیکھ دیا۔ ہر روز کوئی میں شاہ سے کوئی بھسے پوچھ دیج کر پکانی۔ جتنی بحقیقی تیرز تھی، جتنا ہی دل کے اندر ٹوبہ نہ رہے وار مالیں اور دنیاں پکانتے رہی۔ جب وہ روز میں شاہ کے پیے لگا تو بنا تھی۔ بھی بھی خود بھی کھا تھی۔ جب خود کھاتی تو اس سے رپے مسلمان تھی۔ تھریو دو ترہ و جذبہ پر جاتی۔ پھر یہ اُلمہ زندگی کھا رہا تھا۔ میں شاہ کے پیے لگتی کھاتا تھا۔ لانت سے جی پڑا نے والی تھیں تھی۔ ماری سائی شام ہمارے ساتھ کھو رہی ہو کر کھا رہا تھا اور باشیں کر رہی۔ جتنی تھی۔ یہاں تک کہ خلام خود بھیں کی۔ تھکی سیٹ ہو چکی تھی اور جو بہت لکھریں بنت کر جاتا تھا، وہ بھی اُنھاں کا سوتھی سے باشیں کر رہا تھا۔ جادی صریل ہے کمپا، وہنی اُنھیں تھی۔

اہستہ اہستہ بھروسی نے پیپے کی مزیدوں پر بھی جما آثارہ شروع کر دیا۔ پہلی صرف اُنستہ جانتے ہوئے پیدا کر لی تھی۔ پھر بھی اس کو بہت کرنے لگی۔ کھا پکانے کے پیے مر پچ سال، اگلے پیے جانے والی۔ پہلے وہ اپنے اور جیسین شاہ کے پیڈے اور پُر نوئی پر بھی دھونیت تھی۔ پھر بھی پھر کرنے میں جا کر دھونے شروع کر دیے۔ جو تے جوتے دھیانی مسئلہ داںے چانکھا اور دل سے اسی کی ۲۲، ۳۰، ۴۰ لائیں بھروسی کی طبیعت ہی منتقلی دن کے وقت بھی اُن کو کسی وقت وہ دل کی مسئلہ پر ہیں جاتی۔ دنات کی شفت کرتے داسے لوگوں سے ہج پختہ پوری کی کرنے کے اور جو دل کو لکھریں لکھریں کھو دیتے ہوتے، اُنھی کہتی۔ سئی۔ پہلے ایک سال کے درمیان میں ہیں ہیں مزدوں والا گوئی ہماری مسئلہ پر میں آؤ اٹھا۔ مُلاب

کھو چکتے ہالاں بھیں میں سے کوئی دکونی خانم کے ملت آؤ یا اب نا
 رجید اگر ہم کسی ناپاکی سے پوتے تو وہ سیڑھیوں پر ریخت جاتا، اور نہ ہمارے
 کمرے میں آر لیں ملے ناہوتا۔ میری کی بوجھتے حالت کا نکا آبادیوں سے بھی
 ہڈی وہ سقی فروع ہو گئی تھی۔ بچتے میں ایک بار حاتھ کا آبادی کی
 کے انخسار میں پہنچنے جاتا تھا کہ اسے کرنا تار دیجیا، پیچے دیکھے بھی
 سیڑھیوں کے پیچے اخواب ہو کر کہتے۔ میری اسیں ہر گز بہت
 حسوسی تھا لی تھی۔ حتر اپنے طوبی خریں ہو گائے میری شکر یا کوئی اخانا
 دھوپل کر لیں۔ جیس کہ وہ شکر یا دوسرے کوئے دکون کی چیزوں اور ان کی ایسیں
 تجھل کر لی بھائی میری کو وہی خریں ملتی تھیں، جیسے کہ یہ طبقہ نسبت کی طرف
 سے اس کو دھکتا ہے۔ ابھی بھی بھت کے کھاتے کے بعد جب جیسیں شاہ
 خلافی بنتے ہوئے تو میری سلیمانی کی ذہنیں لے کر اکٹھائیں۔ پہنچ دو دو
 درود اذان میں دل کر اتمیں کرتی، اتنی، بھر لئن چڑھنے پھنس اکٹھیں
 ساختے کر پیچے اتر جاتی۔ پیچے دو حاتھ کا باولین کے ایک کمرے میں
 سب کے ساختہ لگتے پہنچنے جاتی۔ پھر وہ ایک ایک کو اپنی ذہنیں سے
 سلیمانی پالی، جب فتح جو جاتے تو ان کے سفریت و قیمتی، اور دوسرے نگے
 ہنس ہنس کر رہیں کرتی۔ میری کوئی سلف کے بارے میں
 ہائی سلام کرنے کا بہت طوفی خدا وہ لپٹ کر اس نے دہل کے دل کو
 تو ریکھے ہے پس، اگر وہ صرزی ہے خریں دریگی۔ اتنے سوال پوچھتی کہ لوگ
 جو اب دیستے اور اس کو سمجھاتے جماعت، جماعت، جماعت، سمجھنے اکٹھنے
 اور کم و کم اچ کے اسے میں، ہمارے ہوم کے، ہائی شلبور و قربت
 کے، ہاتھ مکاہل مخور کے اور بھول کے اسے میں اور بھار سے
 گاؤں اور غلوں کے بارے میں سوال پوچھتی۔ ایک دفعہ وہ ہمارا ٹھم شر
 بھی جا کر دیکھاں تھیں۔ جب سے ہماری میں شاہ نے قلم ٹھوپر جانا

بھروسہ یا احمد گل ایک بارہہ کر کے میری اسے ساتھ لے گئی اور فلم دیکھا کر
آل۔ پہنچنے والی اسے ہندو ٹھہر بہت پسند آئی ہے۔ میری ہمارے ایک کے ہمراہ
پہنچنے والے جس دلپیں لے کر باقی کرنے والی ماسٹ نے ہم جو کہ ہیں وہ
کے ہمراہ ہمیا درج کر رکھتے۔ داشت کی پیشی تھی، بھی تاہم جس ختنی د
کرتی، جب تھی تو ہمارے سے پہنچتی، اگرے کوئی خط آیا ہے؟ بھی جسی
کہتی خط پڑھ کر رکھتا ہے۔ لیکن پہنچنے والی اس پڑھتا ہے۔ ہمارے کہنے والی
کے سفر میں آئی تھی تھرڈ ہرڈ سے سنن تھی۔ پھر تم لوگ اپنی فلم
پہنچنی اگرچہ میں اس کا تذکرہ کرنے تو اس کو روشن ہوتی۔ لیکن باقی تمام
کے وقت کوئی ماننا کا دوستی کام سے واپس آتے ہیں جو انہیں ہوا پڑھ جاتی
خدا پر اپلاحتا اور لہذا، میری تھی دیکھو اگرے یہ کی کوئی کاونٹ آیا ہے۔ میری
ہمدردیں، مختار، لیکن پھر، سینے کا خط آیا ہے؟ کیا کہا ہے، میں
ہے؟ پہنچنے والی میں، سوت لیکی ہے؟ سب کا مال ہے مجھی۔ ہمارے
خوبیں بہت دلپیں لیتی تھیں۔ ایکی ایکی بائیس پہنچتی جس کا علم ہیں نہ جانا۔
ٹھرڈ ماننا کا دوستی کے، جو خدا کی خدا میری کو وہ بھبھے کے حلام کہانے
کا ذمہ نہیں رہیں لیکن کرنسے ملے۔ میری کو ہمارے ٹھرڈ اس کو ذمہ
کے حلام نہیں رہیں کرنسے ملے۔ میری کو ہمارے ٹھرڈ سے سوت دوست
ہوئی تھی اور وہ ہمارے ذمہ بھبھی کو بہت اھلا بھیں تھیں۔ لیکن ٹھوک کر جاؤ کہ
ذمہ بھبھات کی محنت نہیں تھیں مگر ذمہ کو سوت اپنی تھیں بھی ہے۔ ٹھرڈ
کا لہذا خدا کیلیک ڈیک ڈلن مسلمان ہے جائے ال۔ اس میں ایمان کا لفڑا
ہے۔ جب پہنچنے والی میں میعنی شاہ کی پیریوں کی آواز سنتی تو میری
اٹھ اگرے ہوتی، لیکن میعنی شاہ، نہ اسے نامش ہو گیا ہے۔ جب میں
جانی ہوں۔ بھی ایک اٹھ اگر اس کے ماننا کو پہنچلے جاتے۔ بھی وہیں
بھنگ ماننا کا باہمیں ایسے رہتے۔ ایک اتوار کو خالی سب

ما نکا آہوں سے بڑی کے سختے سے نام لٹھا رہا ہے۔ انکل منزل سے طرف وہ بگانی رہا گئے۔ ما نکا آہوی لکھتے ہیں کہ یہ حسرت پرست کی دودھی بھبھنگ کی ہوتی چودھی نہ کریں اسکی دلی ہشم نہیں ہوتی۔ جگانی شرم دہ کر سکتے، لادیں کے باہم اکادر ہیں گے اور
کیا کہتے ہو۔

میر کی کی اند کے کوئی وہ بینے بعد اس کا ہیئت نظرنا یا۔ پھر اسیں پتکہلا کر دیکھ کر بیٹھے ہے تھی۔ اسی یہی جو دلت نہ صدیہ حال پنکھ پہنچ رہی تھی۔ ہم نے ایک دو دن تاپس میں ٹھوٹے ٹھوٹے اس کے ہیئت کی پاش کیے۔ مگر پیرت کے ڈیپٹی ہیں کوئی طرق نہ آیا۔ دو دنی طربت ہنس ہنس کر بہ سے اپنی کرفتی رہی تو بہارے مل سے وہ بات آئی کہی ہو گی۔ میری نسبت کے احتمال دھکا کارہی تھی، مگر نہ مدتی ایسی تھی کہ کسی یہ دل پر مل نہ آئے وہی تھی۔ پھر شیرزادے بھی کہہ دیا اس جس میر میں تو نہیں تھی ہے اس کا انضیل انتہا ہے دل پر مل نہ کرو۔ اس دل کے بعد میر کی دندہ بڑی، بوجائے اتھی۔ اس کا دل میڈیا نکل آیا۔ سانس لئے اور میرا صیاح پڑھتی تھی۔ اس کے باہم جو فراز کی دم غلی میں ہوا کے لیے اپنے بھتے کھانا پکانی رہی۔ ہم سب نے اس کا بہت بھی ال کرنا ٹھوڑا خر رہا تھا۔ پہنچتے ہیں دو ایک بارہ عاکتے کے یہی اپنکال جایا کرتی۔ جیسیں شادا کام ہوتا تھا اس سے یہ، ما نکا آہوں میں سے جو دلت کا شفتہ ان کرتے تھے۔ ایک دو ایک تیسیں اس کے ہمراہ جایا کرتا اور اس سے ساتھ رہے کہ اپس تکتا تھا۔ اسی درد ملن جیسی ایک دلت کو سل منزل پر جھکوا جو گی۔

جواہر ایک ریکھتے اکرم میر پور کی سنبھالیا رہا۔ تم کہا مان ملک
کر دیا تھا۔ ایک شنستہ تو اکرم نے قلم و کاغذ دیکھی، تھبب کی جا۔ وہ تھجی ہمکیا

ہیں اس بات کی بھر جو جانی کیا یک ایجنت حرام نہیں کر رہا ہے۔
جب چینا اور چینا اور داری اور اپنے لئے اس تو یہ سب باہر نکلے تھے
اوہ سبزیوں پر کھوئے چوڑے چوڑے ٹھنڈے تھے۔ ایجنت اگر کوئی داری کی
وہ طلب کرے تو اس کا داری کرم کیوں، باختلاف وہ اس کی طریقہ دار کی کرم
ہے۔ میری کے ہم سے پہنچا کر یہ کوئی ہے اس کی سب سے زیادہ فوائد
اوہ یہ ہے۔ ہم نے کہا ایک ایجنت ہے، میری کا بھائیوں کے علاوہ
ہم نہیں تھے میں اس کا ایجنت ہے۔ اس ہے ہم نے کا بھائیوں لا
سدا حصہ نہ کرنا سمجھا۔ لے کر پہنچے پہلی، جس اس سے بھتی ہوں،
ہم نے کہا وہ صوروں کے جملوں میں بڑنے سے کیا حاصل، تو بولی
کہ یہاں نہیں بلکہ بھر کا آدمی اس لئے آگے جعل کر دیں گے بلکہ بھر کو
مغلیق سے آہستہ آہستہ سیزیوں تو کر کے بھی۔ پہنچا اس نے سب سے
پہلی بیرونی پر بیٹھا کر سامنے بیا بھی۔ ایجنت کی توابی بھروسہ کو
دیکھ کر بیان کرنی شکی۔ اس کے بعد جو میری کا بھتی اور اس سے بدلنا
چاہیے کیا ہے تو اس ایجنت کو اخراجی مالک۔ میری نے لفڑی سے بچے
میں بات اخراجی سے کی، پھر ایک دم گرجنے لگی۔

”تم کون ہو۔ تھمارا کام کیا ہے۔ بھائیوں سے آئے ہو۔ کیا یہ نے آئے
ہو؟“ سب مزدور ہے اس۔ اپنے اخراج سے کام کر رہے تھے۔ اپنی
حکمت کی کافی کھاتے ہیں۔ تم شور کیوں بیا۔ ہے ہو ہو کیا میں بھر کوئی
چھوڑ سکتے ہیں؟ ہمیں اپنی طرح سے گھر سے جانشی ہوں۔ میرہاں کی سے
تھماری چوری کی نہیں کی۔ تم کیا کہتے ہو تم کسی کو کیوں دار دے گئے ہیں؟ سب
پہنچاں ہوں گو جانشی ہوں۔ سب سے پہلے تم کو پکڑ دواؤں گی۔ اس
لئے جس کوئی غیر قانونی نہیں ہے۔ سب قانونی ہیں۔ صرف تم لوگ
اس طبقے میں طیقہ کا لوگی ہو جو مزدور دس کا حق مانتے ہو۔ یہ نے بھتے

میری نے جا کر ہاں پر کام و مدد و مصلح، یا اور دشائیں دکھنے کے بدلیں۔ میری تھلیوں اور
بہانے سے ہیں نے پھر خیس ریپال دیکھ کر فوجیل ہیں جاؤ گے۔ وہیں کے
یہیں بخوات ہو گا ہے:

ایک دن نے دیا گئے، بیجا دیپھی، در، خانے سے نکل کر نائب
ہو گیا۔ میری اتنے میں ہی کمزوری کی سخت حال ہو گئی تھی۔ جانشیز حسین
کے پہنچ لئے جیسیں تھا، اس کو سہما دے کر اس کے پاس جمع گیا۔ اب
میر پوری، اس کے آس پاس کچے اکھرے تھے۔ جب میر کی کمیات
کمال ہوتی تو میر پوری کے باقی کرنے لگی۔ کچھ گلی فرنے کی کوئی بات
خیس رہی، مگر ان کا لذت کو مقابلہ کرنا چاہیے۔ خیس کو لی کر پھر خیس
کو سلتا۔

میری کوشایہ جان کی تاریک ہیئت کو ہر احمد خیس بنتا، مگر پھر بھی
اپنی ہست کے مطابق اس نے ہر احمد کیا جائیں دلتے کا یہ الہوا کر
سب بخشنوں کو پڑھ رہا تھا۔ اس دن کے بعد ایک دن خانہ شی سے
آتے اور جو کچھ ہداۓ کر دیا پس پڑے چانتے۔ دوز دوز کی تکڑا ختم ہو گئی۔
اگر میر پوری کو ایک دسائیں کو دوپتھے لگا، اس میں نہ آیا۔ پھر اس
نے اس طریقے کیا تو دوپتھے ہے یہی کھڑا کھڑا پنا پتا و یا اور دلم دصل
کر کے آئے پاؤ پہ چاتا۔ اب میر پوری کو نہیں کہیں اور پر کی منزل پر آتا
کھڑکی اور دیا جاتا۔ ایک دن میر پوری کی دل کے ساتھ بھی باد و دسم
جھوٹی تھی۔ جیسے چانتے اور جانکر ہاریاں کے ساتھ بھی، میر پوری جب
لبھی سو دلخنی ہے اکٹھی بھر جاتی تو اپسی پرساں لیتے کے ہوں کے
پاس بخچ جاتی۔ میر پوری اس کو جانتے بناتے ہیں کرتے، اور اس کا سدا
ٹھاکر رکھ رہا تھا۔ احمد میر پوری کی جو بات کو فوجیلی دریتا بنتا ہے، میر پوری
میری کوشائی پر بخاکر ہر پتال سے جاتا اور واپس لے کر آتا۔ مگر خیس

رند کی کاروں نے بند ہو چکا تھا۔ شیر بڑتے ایک روز اعلان کر دیا جس کی
میں تھوڑی کو مقام ہوا وہ پیدائش کی خوشبوگی ہونے والی ہو اس لئے
میں کام نہیں چل سکتا۔ حرف دو بیکانی اور ایک بے وقت سایہ پر پی
لہجے کے بعد باہر ہو کر رند کو لا کرتے تھے۔

پتے کی پیدائش والے دن میر کی نے ہبھال کو نکلی ہوئی تھیں
سے یہ پیدائش کی نہاد کی آئی۔ میر کی اس ہیں پتے کو ہبھال پیٹی کئی۔ چوتھے
دن ۱۰ ہالپس اُنی تو اسی دن شیر بڑتے گھر میں ختم ہوا۔ اگر میں بدھ
والے سب لوگ، سوچتے ہیں شاہ کے، شام کے وقت آخر شیر بڑتے کے
کرس میں صحیح ہوتے گئے اور اسے پتے ہلم کے مطابق تکاوٹ کرنے
رہے۔ شیر بڑا ایک اپنے طلاقی کی دکان سے دیکھی ساختی کی ٹھکری کے
لئے یا خدا، ہم رب صاف مخبر کیزے ہے پتے کو آئے تھے اور مذکور
پر اگر سے کی صورت ہیں پتے ہوئے تھے۔ آخر میں شیر بڑتے لہیں
تکاوٹ کے بعد وہ پاپوہ من شروع کی۔ میر سی مسلمانوں کے ماقبلین
کا وہ اتنی خلائق رہی جب کہ اپنے شیر کے سب نے انھیں تھا
تو اس نے بھی راتھا خاریب، من یعنی کرنے سے پتے ہم سب نے
ایک ایک پونڈ پتے کے نام کا میر کے لائق پر، کھا میر کی نے شکریہ اور
کیا اور پتے بتحمل کر دیے۔ پھر منہ چلنا کیا اور پتے کو دشمنی خاتم ہو تو اس
اس دن پہلی بار اس گھر میں پتے کے روانے کی آواز پیدا ہوئی۔ گھر
میں کویارہ ملن لگ کی۔

صیہن شاہ ایک دو روز تک سامنے نہ آیا۔ پھر دو ہمیں پتے کو اخادر
پتے پھر نہ گا۔ میر کی نے سب کی تجویز کے ساتھ پتے کا نام ہلیکا طبع
رکھ دیا۔ ہمیں سبھی دو کھا کرتی تھیں کہ اس کا ارادہ ہے کہ دشمن کا اور اتنی
کر کے پتے کو ہم مانیک جاریج صیہن شاہ رکھ دے۔ پتے کی نسل شہب زمیں

اس کو اگلے اور اتنا مگر حال کا لے جو بہت ادنیں ہوئے ہے نے تکمیل
کی فرج نہیں۔ میریست پول اپنے خداں کی طرح خوش مزاج قرار دیں
اس خداں ریس شرکی۔ دو تین بیٹیں کے بعد تو میری کو اخیر چھوٹی ہوتی
اد دیکھی۔ کبھی بھیلی مذلی ہے اور بھی دوسری اور تیسری مذلی ہے جو ان کی
لوڈیں ہوتا۔ اب گھر کا لیب سماں آتا۔ میری بودی، میری مذلی ہے اور
خاتون اپنے بھلی ہے اور ہم اول اور حدا و آخر بیٹے ہیں۔ اب کا آپکیں میں
یہی ملاب شروع ہوا تھا۔ اکھا تاریخا جنمائیں۔ دو زم کے صدیع مشیرے
دعا دعا اور ایک سانچہ بڑی۔ بے وطنی میں ہٹن کی دعست آتے ہیں تھی۔
جب میں اس سانچے کے ساتھ اس گھر کا مقابلہ کرتا جس، ان میں زیماں
دا خلی ہوا تھا تو یہی چیز تھی۔ یہاں اتنا مذہبی تھا کہ رستہ خیس
و دکھانی دیتا تھا۔ اب تینوں مذلواں یہ کمر دیں ہیں اور میرے چھوٹے بھرپور
ملک اپنے جتنا لگاتے ہیں۔ کہتے ہیں اتنا میں کہہ کیا برکت ہوتی
ہے۔ کچھ دیر کے لئے ہم نے اپنی نکاح سے چھوٹر لیجھا یا۔

اس بے بھائے گھر میں خرابی کا آغاز اس وقت ہوا جب
سیئن ٹاؤن نے اپنے بیٹیے کا اوز کر کر ناظروں علیہا میں کا بھیجا گیا کہ
میں خالیک دوڑا۔ سیئن ٹاؤن نے بالوں باالوں میں کیا کہ اس کے
بیٹیے کا طف سے خطا یا ہے۔ اسٹائی لگتی ہے اور ہم نے کبھی بھولنے پڑا
جس سب کے بھائے بیٹیے بیٹھے ہے اس گھر میں موجود تھے۔ لیکن
لئن میں ہوئی، مسلم ہوئا اور مدد بھی، ای، چند روز کے بعد
ہمیں بھلیا۔ سیئن ٹاؤن کے کبرے سے میرے بھائی اور پیٹی آزاد سنائی ہے کہ
وہ کوئی بات کر دیتی ہیں کیوں کہ میں نہیں تھا۔ اس سے بھتے ہم نے
کبھی میری کی زبان سکھا، بھتے بھل شیں سنا تھا۔ بھتے کا ان گھر
بھتے۔ گھر کی دیر کے بعد میری کبرے سے باہر نکلی تو اس کے پاس کوچھ

پہنچنے میں تھی۔ اس نے ہماری طرف نظر رکھا اور نہیں کوئی بات کی، بلکہ کہا اخلاق اخلاقے سے رہ جائی اور اگر طرف سے پہنچنے لگی۔ جب صیری کی تھی وہ بھی بھی کام کے بغیر طرف سے باہر نہ لی تھی۔ یہ سیلی مرتبہ تھی کہ دوست کو میئے وقت میں گھر سے خلی تھی جب مدد کام کا حج بند ہو چکے تھے۔ کافی رہ گئے کے بعد وہ اسی طرح بچتے کو رکھا تے واپس آئی اور سیدھی اپنے گھر میں پہنچی۔ اس دن کے بعد صیری وہ نہ گئی جو وہ تھی۔ دن بدن یہ مہنے صیری کی راست میں ایک بیک تبدیلی آتے ہوئے دیکھی۔

صیری کی بخوبی دل کی راست میں فرق آتے رہا۔ ہوتے ہوتے اس کے چہرے سے بہنسی اور شکریے سے مخالتو ناٹب ہو گئے۔ ہم نے اسی بواں جھوٹے کی آزاد نہ کی، تھا ایک دن آیا کہ صیری کی شکل ہی بدل گئی۔ اگر کوئی اس کو ایک بھین کی غیر حاضری کے بعد دیکھتا تو خایہ بھواں بھی دستکاں تھیں کے چہرے کے لتش بھی صورت اختیار کر گئے ہیے ہر دن کے موسم میں صردی سے شخص کو ہو جاتے ہیں اور ان کے آس پاس کی ہلکی شکن رہ جوگئی۔ اب وہ اکثر ہم بواں کی واپسی سے پہنچتی ہی اپنا وہ میں تھا وہ کوئی کھانا پکا کر گھر سے کے انہوں پہنچی جاتی۔ بیس وہ بھی بسا ہی نظر آتی۔ بھی بھر تھی دھونٹ یا تاکت ہائے کے پیسے باہر آتی تو صرف ہیلہ کو کر گز جاتی، پرانی ایک آدھا بات کر رہی۔ خریدار کی دفیرہ کے یہ ایکلی بھی جایا کریں اور ہر وقت بچتے ہو کام بنتا تھا اس کے ساتھ باتیں سترنی مہنگی۔ جیسیں شاہ بھی کمر پر تھاں دیتا۔ کام سے واپس آگرا بختنے گھر کے چڑھا رہا۔ ہم باقی گھر کے دل اسی طرح اپس میں ملتے جلتے رہے، مغرب صرف پہنچی اور وہ سری گزی مذکولہ ملقات ہوتی، ہماری کی منزل پر گئی تھی۔ کام بھی صیری پر یوں اور بھی

ماں تھا اب ایوں کے گرد جس بارہ نئے اور آپس میں تھا جن خیال کرنے
صحیح تھا وہ میری کے معاشریں صرف خیال تھےں۔ انہیں کوئی کوئی اطمینان
نہ تھا اگر انہیں کوئی اندھہ کیا لمحہ کی رکھ رکھی ہے۔ ہدایت اس کی اعتماد میں سلم
بھائی جا رہی تھی۔ تھریں باقی تھیں لیکن آذن تھیں۔ تھر کا سلسلہ بجا تھا جسے اس
کے تاثر میں ہے جو بھی چڑھتا چارا چوڑا درج طبق سے اس کے ذمہ جاتے
کہ اس نے اپنے اپنے بھائیوں کو اپنے بھائیوں کے ذمہ جاتے۔ اسی کی وجہ سے وہ میری
ذات اپنے بھائیوں میں لیتا اور اپنے مسلمانوں پر صدارت کرتا۔ خلائق کی تھیں تو ایک
دوستی کے بعد اور ہر دو ہر چنان ایک جنگ کر دیا اور وہ بارہ بھائیوں کی شہادت
نکد گئی اور اس نے۔

آخر ایک دن میری کھانا پکار دی تھی کہ تھا قب تھر والیں تھیں تھات
وہاں تک کہ میری کے بھائیوں کے لئے تھا۔ اُنہیں دوسرے میری کی نے وہاں
کھوئے کھوئے تھات کو بتایا اور تقدیر کیا ہے۔ کہنے لیں "میں تھا
لہذا ہے میرے بھائیوں سے شادی کرو۔ لہذا ہے اس کا ایک طریقہ
ہے اور ایک بھائیوں کے پیشے اور اگر نہ کی ملاقات نہیں، مگر تھر میں اس
حکومتی کرنے پر مدد کر دے جاؤں تو وہ کافی مدد اور اس کے میں مدد کرے۔
میں بھائیوں کو کوئی بات نہ ہے۔" تھات نے بات کے وقت بیانات
ہمیں بتاتی۔ بھئے بھائیوں کے جاگرہ کے سامنے بات کی۔ میں کوئی بات نے
تھب کیا، کہ وہ بھائیوں کا کامیابی اسے کبھی روکھی اور رکھن۔ جسم نے
اس معاشری میں میری کام کا ساتھ دیا۔ شیر باز نے تو کوئی دیواری بانٹا۔ اس اور
اس کے رسول کے احتمام کے معاشری ہے کوئی خول، رشتہ بھائیوں کے دامے دو
اویجنیا یک ہی عورت کے سامنے نہیں کام کر دیں۔ سب نے تو بہ استغفار
پڑھتی۔ وہیں بھیتھے وہ فیصلہ ہوا اور میں تھا وہ کوئی اس بات سے باز
رکھنے کے لیے کامہداتی کی جائے۔ تھر کیا کیا جائے؟ میں یہ ہوا کہ

شروع کرنے سے پہلے حسین شاہ سے دریافت کیا جائے گا کیا ہے۔ اسی دوست بے رہائے کی تلاش میں ایک دو دن گزر گئے۔ اسی شاہ میں کافی پھر سی کی وجہ سے حسین شاہ کو اس کی بحث پڑ گئی۔ پہلی بجہ خود بھی ایک دن اندر کچھ ماننا ڈال دیں کے کرے میں آ جائیں۔ اس سلسلے جو بات بتابی دہ میر کی کے بیان سے انکل شکن ہی۔

حسین شاہ کا بیان تھا کہ دوست ہے کہ وہ کہتا ہے میر کی اس کے بھتیجے سے خادمی کر لے گزدہ صرف کاظمی شادی کی بات کر رہا ہے۔

۱۔ محل شاہ کی کی بات کوں گرتا ہے؟ حسین شاہ نے کہا۔ میر کوئی سر پھر گیا ہے کہ میں اپنی حورت کو اس کے لئے جس میں چاند دوں۔ میر کی کوئی نہیں نے کہا ہے کہ یہ صرفت دلخراہی کہ، رواں لی کی شادی ہو گئی۔ ملن تو لوں کا ایک تالوں پورا اگر نہ ہے تاکہ لوگوں اور ہمراہ جانتے برس۔ اس سے زیادہ لوڑ کے کامن دخل کوئی نہیں ہو گا۔ صورت حال باشکل اسی طرح رہے گئی جس طرح اب ہے۔ مگر میر کی کی عقل اُسی پر بات کو سمجھی ہی نہیں:

کچھ لوگوں نے حسین شاہ کی باری میں ہاں ملائی۔ ایسا ایک گیسیم نے پہلے سن کے کھا تھا کہ گور کی حورت کو پہنچے دے دلا اگر کا ہفتہ کی شکاری ہوں گے۔ اپنے ایک آدمی کو دو ہر رہنے کا اہانت نامہ مل گیا ہے۔

۔۔۔ کوئی پڑھے حورت پکڑ لو یا اپنی حورت کو آئے گردو۔ کیا فرق پڑتا ہے؟ حسین شاہ نے کہا۔۔۔ شاہ کی تو کامیڈی کی ہی ہے۔ کیسی بھی ہے۔

کن نے سوچا کہ بال کی باتیں تھیں کہاں کر دیتے ہے۔
 اپنی بھیجیں: میں تھاہتے ہوں: ہم نے لئی بھیجتے ہیں کہاں کر دیتے ہے۔
 اُج ال بھیجتے پہنچتے پھر ہے میں، لائٹ، پامیں، گھونست
 فرمیں: جو کوئی زمانا اُنک بنا جاؤ ہے اب ایک موچے کہ پتا کوئی جس
 جندا نہ کسی سے اوہ ہر جاہے تو یوں خاص کا نامہ اٹھایا جائے۔ میں
 پھونٹا سارہ گیا ہوں، میرے بھائی سے پال کر بے بڑا کیا۔ اب وہ پورا
 ہو گیا ہے۔ اس کا ایک بڑی بٹکے۔ طبیب ہے۔ بیٹت کے پیسے تو
 ایک طرف ہے، کرایہ بھی ٹھکل کے اور اگرے گا۔ میری کافی یاد ہے
 ایک کافر، سلطنتی کہنے ہیں۔ ان لوگوں کا پانچ لکھ ہے، میں کی بات
 کو کوئی ہوئی سکتا ہے۔ بولا کا سخن اُد کی سے اوہ ہر جاہے گا۔ بیلہ
 کام سکھا ہوا ہے، اپنے پیسے کا ہے گا، چار کی بھی حد ہو گی، اس کی
 بھی ہو گی۔ آخر میری کے اوپر میرا کھوئی بتکہے۔ میں نے بھی سکے
 اٹھا کر فرمیں لا جھایا ہے۔ عزت سے رکھا ہوا ہے۔ گیوں گی، میرا
 میں شریں بنتا ہے اپنی بیب سے پیسے خرچ کرتا ہوں، کھانا پینا پورا
 ہے، ہر طرح کام ہے، ہر طرح کی حد ہے۔ اُپ سے کوئی بھی
 کھلی بات ہے، ہر کام کو کچھ اپنا پکھ کر کر بال، اہوں۔ اسے اور کپا
 پھا ہے۔ کوئی اپنی خورتہ بھولی تو جمال میر، اُر دیتی۔ یہ کافر پر جھوٹے جھوٹے
 بھی نہیں کر سکتی؟ اپنے بھائی بندے وال کی خود بھار اپھلا فرض ہے۔
 ہم سب اسی عزم سے یہاں دنگئے کھلے ہے اگر، ہماری نندگی اپنے
 بھائی بندے وال سے ہی وابستہ ہے، آخر میں وہی کام آتے ہیں۔ ان
 لوگوں کا گیا ہے، بے احترام ہوگی میں۔ میں نے اس کے پیسے لئی
 قربانی کی ہے۔ دھنے کھار ہی نہیں، اٹھا کر مل بنادیا ہے۔ اس کی سب
 فرمیں پوری کرتا ہوں۔ کیا اس کافر فرمیں بھاکار ایک حد میر کی بھی